

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

قیمت سالانہ ے

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۶ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ۲۲ فروری ۱۹۱۸ء | نمبر ۸

گلدستۂ اخبار

چین کے شہر پیکنگ میں پلیگ کا زور ہے۔ اموات کثرت سے ہو رہی ہیں

جرمن چانسلر فوجی صدر مقامات سے برلن کو واپس آگیا ہے۔

وزیر اعظم انگلستان اب تندرست ہیں اور آرام کے لئے باہر چلے گئے ہیں۔

وزیر اعظم اگرچہ بیماری کے سبب سے کمزور ہیں تو بھی کام میں برابر لگے رہتے ہیں

امریکن فیڈریشن آف لیبرس نے اعلان کر دیا ہے کہ یہ مزدوروں کا جنگ ہے وہی اس کو جیتیں گے۔

جرمن مدت سے برطانیہ پر الزام لگا رہا تھا کہ انہوں نے مسلمان ممالک میں مذہبی آزادگی کھو دی ہے۔ مگر اب ثابت ہو گیا کہ یہ سب جھوٹ اور لغو تھا

حال ہی میں لندن پر پھر ہوائی جہازوں سے دو مرتبہ حملہ کیا گیا۔ مگر نقصان بہت خفیف ہے۔

مغربی میدان میں اتحادی بالادست ہیں

کاکیشس میں جرمن پھر ارمنیوں کو ظلم اور قتال کرنے لگے ہیں۔

بمبئی میں دوکانیں لوٹنے کے جرم میں ۱۴ آدمیوں کو جرمانہ اور قید کی سزائیں عدالت سے دی گئی ہیں۔

ہفتہ مختتمہ ۹ فروری میں احاطہ مدراس میں ۳۰۵ وارداتیں اور ۱۱۴۶ اموات پلیگ سے ہوئیں۔

آل انڈیا ہندی لٹریری کانفرنس کا سالانہ جلسہ امسال اندور میں ہوگا۔ ۲۹ و ۳۰ و ۳۱ مارچ کو۔

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا جلسہ ۲۳ فروری کو دہلی میں ہوگا۔

انگلستان جانے والے وفد کے ممبران اسی میں منتخب اور مقرر ہوں گے۔

عادی مجرموں کے ایکٹ کا مسودہ پنجاب کونسل میں پاس ہوا ہے۔ اس پر خوب نکتہ چینیاں ہو رہی ہیں۔

گورنمنٹ نظام حیدرآباد نے طلبا کو وظائف دینے کے لئے ۳۰ ہزار روپیہ کی رقم منظور فرمائی ہے۔

امرتسر کے قصابوں نے جو فی بکری زیادہ محصول کے سبب سے ہڑتال کر دی تھی اب اس کا خاتمہ ہو گیا ہے۔

گذشتہ دنوں میں جو لفٹنٹ ولیم لاسن جہاز ران میں ہوائی جہاز سے گر کر زخمی ہو گئے تھے۔ وہ اب فوت ہو گئے ہیں۔

نور افشاں کے لئے نئے خریدار دیجئے۔

تار برقیات

مغربی میدان

لندن ۱۷ فروری۔ فرانسیسی مراسلہ مظہر ہے کہ شاد گنن کے علاقہ رائمز کے مشرق میں۔ اور شا سین میں رات کے وقت دونوں جانب سے بڑی بھاری گولہ باری ہوتی رہی۔ دشمن نے اوبیرپو کے مشرق میں پریشان کرنے والا حملہ کیا۔ مگر اُس کا کچھ نتیجہ برآمد نہ ہوا۔

لندن ۱۷ فروری۔ برطانوی سرہیگ کا مراسلہ مظہر ہے کہ ملایہ کی فوجوں نے ہارجیکوٹ کے شمال مغرب میں متعدد آدمی قید کر لئے پشینڈیل کے مضافات میں مخالف کی گولہ باری ہوتی رہی

لندن ۱۸ فروری۔ برطانوی مراسلہ راوی ہے دشمن نے صبح کے وقت لا لنچے کے مغرب کی جانب ایک مورچہ پر یورش کی۔ تین برطانوی ہوائی جہاز گم ہیں۔ ہم نے پاشیل کیپل پر یورش کنندگان کو پسپا کر دیا۔ سینٹ کوانٹین۔ لنیس اور ارمنٹیرز قطعہ دائرہ میں اور نیز پیرس کے شمال میں دشمن کی گولہ باری ہوتی رہی۔

ہمارے ہوائی جہازوں نے اتوار کے روز ایک مشین گن کے دمدمہ پر۔ ریلوے سٹیشنوں چار فوجوں پر بم پھینکے۔ اور ہم نے متفرق جگہوں پر سارے پانچ ٹن بم پھینکے۔ دشمن کے چودہ ہوائی جہاز نیچے آتار لئے گئے۔ اور دوسرے ساقط بھی۔ ان میں سے ایک بڑی بھاری مشین بم پھینکنے والی تھی۔ اس کے چار سو لگر قتار کر لئے گئے۔ اور ایسا ہی دوسری مشین کے بھی جو ہمارے ہوائی جہازوں کے سٹیشن کے نزدیک بے بس ہو کر آ پڑا تھا۔ ہماری پانچ مشینیں ہنس ملتیں

اتوار کی رات کو ہم نے گمنٹ ٹرنائی اور لاؤن کے گردنواح میں ۵۰۰ بم پھینکے۔ ہم نے کمانقان ریلوے سٹیشن اور ان کے دونوں طرف بہت نیچے سے بم پھینکے۔ موخرالذکر مقام پر تصادم واقع ہوئے۔ ہمارے تمام ہوائی جہاز صحیح وسلامت واپس آ گئے۔

لندن ۱۷ فروری۔ امیرالبحر اعلان کرتا ہے۔ دوشنبہ کے روز ہمارے ہوائی جہازوں نے مقام راایدویچ پر بم پھینکے۔ اور وہاں پر آگ لگا دی۔ تمام مشینیں واپس آگئیں۔

جرمنی اور رومانیہ

لندن ۱۷ فروری۔ جیل کا ایک تار مظہر ہے کہ جرمنی نے اس میعاد میں توسیع کر دی ہے جو رومانیہ کو صلح کی بابت گفتگو کرنے کے مطالبہ پر الٹیمیٹم کے جواب کے لئے دی گئی تھی۔

لندن ۱۷ فروری۔ اسٹرڈوم۔ ایک اخبار کو وانا سے خبر ملی ہے کہ رومانیہ اس شرط پر وسطی طاقتوں کے ساتھ خط وکتابت کرنے پر راضی ہے کہ وسطی طاقتیں پہلے اسباب کا یقین دلائیں کہ وہ رومانیہ کے شاہانہ حکومت اور اختیارات پر حملہ نہ کرینگے۔ اور خاندانی سوالات کا حل خود رومانیہ پر ہی چھوڑ دینگے۔ تب رومانیہ دابرودجا کو بلغاریہ کے حوالہ کر دینے پر بھی مستعدی کا اعلان کر دے گا۔ بشرطیکہ وسطی طاقتیں بسارابیا کے سوال میں نیاضی کے ساتھ رومانیہ کی حمایت کریں۔

ادیسکو کیبنیٹ ابھی تک نہیں بنی۔ مگر یہ کہا جاتا ہے کہ ادیسکو کے پروگرام میں پہلا نقطہ یہ ہے کہ اقرارنامہ کے ذریعہ سے وسطی طاقتوں کے ساتھ صلح کی جائے۔

لندن ۱۸ فروری۔ بے تار کا ایک روسی مراسلہ راوی ہے کہ رومانوی جنرل سٹاف اسی تجویز کے ساتھ پیٹروگراڈ میں آگیا ہے کہ التوائے جنگ ہو اور کہ صلح کی شرائط پر غور کیا جائے۔ اسی تجویز پر اتفاق کیا گیا ہے بشرطیکہ اثنا التوائے جنگ میں حملے نہ کئے جائیں۔ اس خبر میں تسلیم کیا گیا ہے کہ رومانوی ایلچیوں کے اسناد مشکوک ہیں۔

کاکیشس کی حالت۔

لندن ۱۵ فروری۔ توقع کی جاتی ہے کہ آرمینیوں پر پھر ایذا رسانی شروع ہونے والی ہے جرمن اخبارات ترکی سرکاری مراسلے شائع کر رہے ہیں جو ما قبل کے قتال عام کے مراسلات کے مشابہ ہیں۔ اور الزام لگایا جا رہا ہے کہ مسلح ارمنی جرگے عثمانی باشندگان کو اذیتیں پہنچا رہے ہیں طلعت پاشا نے ایک اخبار کے ایڈیٹر سے ملاقات کرتے ہوئے کہا ہے کہ روسی فوجیں کاکیشس اور ترکی آرمینیا کو چھوڑ رہی ہیں قسطنطنیہ کا ایک تار مظہر ہے کہ ارزنجان اور گردونواح کے دیہات میں آرمینیوں کے جرگے مقابلہ کر رہے ہیں۔ کیونکہ کردی لوگ آرمینیوں کو نکال رہے ہیں

جرمن لغویات کی تردید

لندن ۱۶ فروری۔ مارننگ پوسٹ کا ایک نامہ نگار کہتا ہے کہ چونکہ مسلمان ممالک میں جرمن کارندے بہت زوروں سے برطانیہ عظمےٰ پر یہ الزام لگا رہے ہیں کہ انہوں نے مذہبی اعتبارات کو غصب کر لیا ہے اسلئے اُسنے وزیر نیکل پاشا وکے ذریعہ سے اس امر کی شہادتیں فراہم کی ہیں





ایڈیٹوریل نوٹس

جرمنی میں کثرت ازدواجی

جنگ کے اس موجودہ کشت وخون سے جس کی مثال دنیا میں معدوم ہے۔ مجبور ہوکر جرمنی نے یہ تحریک پیدا کردی ہے کہ ملک میں کثرت ازدواجی کو رواج دیا جائے۔ چنانچہ وہاں کے سوشیل حلقوں (میں) اب اس امر پر زور دیا جارہا ہے کہ اولاد پیدا کرنے کی غرض سے اگر ایک عورت اپنے خاوند کے علاوہ اور اُس کی رضامندی سے دوسرے مرد سے بھی ازدواجی رشتہ قائم کرے۔ اور اسی طرح ایک مرد ایک یا زیادہ عورتوں سے وہی رشتہ جوڑے۔ تو اس سے تعرض کرنا نہ بیہودہ سمجھا جائے۔ گورنمنٹ کو چاہیئے کہ اس قسم کے تعلق کو مثل جائز شادی کے قرار دے۔ ان دوسری بیویوں یا خاوندوں سے جو بچے پیدا ہوں وہ بیویوں کے بچے سمجھے جائیں۔ اور اگر والدین اُن کی پرورش نہ کریں تو گورنمنٹ کا فرض ہے کہ اُن کی پرورش کا ذمہ خود لے۔ اور شہریت کے حقوق میں اُن بچوں کو کسی طرح کم نہ سمجھا جائے۔ امید پڑتی ہے کہ یہ تحریک جو اب شروع ہوگئی ہے۔ منظور بھی ہوجائے گی۔ اور اس پر بہت جلد عملدرآمد بھی ہونے لگیگا۔

دیکھئے ایک خرابی سے دوسری خرابی کس طرح پیدا ہوتی ہے۔ جرمن نے یہ خوفناک اور تباہ کن جنگ برپا کرکے کروڑوں جانوں کو تلوار کے گھاٹ اُتار دیا اور ابھی تک ایسا ہو رہا ہے بہت سے یتیم اور بیوائیں دنیا میں نظر آنے لگی ہیں۔ کیا یہ ملک کی بربادی اور ہلاکت نہیں ہے؟ بہت سے ممالک ویران اور مٹی کا ڈھیر بن گئے جنکا از سر نو اصلی حالت پر آنا کئی صدیوں کا کام ہے۔ کیا یہ خرابی نہیں جو دنیا پر آگئی ہے؟ اور اس جنگ ہی کے وسیلے سے لائی نہیں گئی ہے؟ ہاں اس قدر برباد ہوا اور ہو رہا ہے جس کا کوئی حد حساب نہیں۔ ان اور دیگر تمام خرابیوں کا موجد جرمن ہے جس کو آج دنیا نفرت کی نگاہوں سے دیکھ رہی ہے۔ اور اب یہ خرابی پیدا ہونے والی ہے کہ کثرت ازدواجی کا رواج نہ صرف جرمن میں بلکہ شاید کل یورپ اور ممکن ہے کسی وقت امریکہ اور ہندوستان میں بھی ہوجائے اگر جنگ نے ایک دو سال اور طول پکڑا۔ اور جو اخلاقی اور معاشرتی اور روحانی خرابیاں اس تعداد ازدواجی کے ذریعہ سے معرض ظہور میں آئیں گی اگرچہ اُن کا ابھی سے احساس ہو رہا ہے۔ تو وہ بھی ساری خرابیاں اُس وقت صفائی سے نظر آجائیں گی۔ جب اس قبیح قاعدہ اور عمل کا رواج قائم ہوجاویگا ملکوں کا اُجڑ جانا۔ بچوں کا یتیم اور عورتوں کا بیوہ ہوجانا۔ ملکوں کے لئے برکت کا نہیں بلکہ لعنت اور ہلاکت کا باعث ہے۔ اخلاقی۔ اور روحانی اور معاشرتی خرابیاں جو اس حالت مذکورہ سے پیدا ہونیوالی ہیں وہ کثرت ازدواجی ہے۔ کیونکہ لعنت سے لعنت اور ہلاکت سے ہلاکت پیدا ہوا کرتی ہیں نہ کہ برکت اور بھلائی۔ کثرت ازدواجی جو جنگ کا نتیجہ ہے کس طرح سے مستحسن قرار دیا جاسکتا ہے۔ جبکہ اس نتیجہ کا سبب یعنی جنگ خود مستحسن نہیں ہے۔ جب بچوں کا یتیم اور عورتوں کا بیوہ ہوجانا خوفناک عیب ہے اور خدا کے غضب کا ایک ثبوت ہے تو کثرت ازدواجی جو عورتوں کے بیوہ ہوجانے کا نتیجہ ہے۔ کس طرح خدا کی رحمت کا موجب ہوسکتا ہے؟ اور کس طرح اس کو عمل نیک قرار دیا جاسکتا ہے؟ دنیا میں آج تک مردوں اور عورتوں کی تعداد قریب قریب مساوی ہوتی چلی آئی ہے۔ یہ ایک قانون قدرت ہے جس کا مشاہدہ ہم دنیا کی مسلسل تاریخ میں برابر دیکھ رہے ہیں اور باوجود گذشتہ تمام دنیا کی لڑائیوں اور اُن وباؤں اور حادثوں کے جو وقتاً فوقتاً بنی نوع انسان پر ہوتے چلے آئے ہیں۔ اس مساوات میں کسی قسم کا خلل واقع نہیں ہوا۔ لیکن جب یورپ نے اور خصوصاً جرمنی نے خوف خدا کو بالائے طاق رکھ دیا۔ اور روحانیت اور اخلاقیت سے ہٹ کر مادیت پر ٹوٹ پڑا تو اسی کا نتیجہ جنگ ظہور میں آگیا۔ جس نے اس قانون قدرت کی خلاف ورزی کر کے موجودہ مشکل اور خرابی کو پیدا کردیا۔ اب اگرچہ انسانی تدابیر اس مشکل کو حل اور اس خرابی کا دفعیہ پیدا کرنے کی ساعی ہے۔ لیکن وہ تدابیر خود اس قانون فطری کے خلاف ہونے کے باعث کس طرح سے نیک نتائج اور مفید ثمرات پیدا کرنے کا موجب ہوسکتی ہیں؟

جو تدبیر جرمنی میں کثرت ازدواجی کی بابت سوچی جارہی ہیں۔ بائبل میں اُس کا خاکہ پہلے ہی سے صیہون کے بیان میں پیش کردیا گیا ہے صیہون کی بابت پیشین گوئی میں مرقوم ہے (یسعیاہ نبی کا ۳ و ۴ باب غور سے پڑھو ۳: ۲۵ و ۲۶ اور ۴: ۱) اس میں مرقوم ہے "تیرے بہادر مرد تلوار سے اور تیرے پہلوان جنگ میں گر جائیں گے۔ اس کے پھاٹک رونا پیٹنا کرینگے۔ سو وہ اُجاڑ ہوکر خاک پر بیٹھیگی۔ اس دن سات عورتیں ایک مرد کو پکڑ کر کہیں گی کہ ہم اپنی روٹی کھائیں گی اور اپنے کپڑے پہنیں گی۔ تو ہم سے صرف اتنا کر کہ ہم تیرے

ہم کی کہلائیں تاکہ ہماری خرمندگی مٹے"۔ اب ناظرین اس کلام کی روشنی میں دیکھیں کیا یہی حالت جس کا ذکر اس مقام میں ہوا اور جو موجودہ جنگ کے سبب اس وقت جرمنی میں بلکہ یورپ میں نظر نہیں آ رہی ہے۔ ایک مرد کے ساتھ سات عورتوں کا ہونا کیا قابل تعریف بات ہے؟ کیا یہ بربادی اور لعنت کی تدبیر نہیں ہے؟ جیسے صیہون کی بابت وہ پیشین گوئی سزائیہ پیشین گوئی تھی۔ ویسے ہی یہ سزائیہ پیشینگوئی آج جرمنی پر بھی صادق آتی ہے

سوسائٹی کی بہتری اور ترقی کے اصول کو بھی مدنظر رکھتے ہوئے جرمنی کا یہ طرزعمل نہ صرف مذموم ہے بلکہ سوسائٹی کے لئے مضر ہے۔ کیونکہ اگر جرمن کی تدبیر کے مطابق ملک میں اولاد پیدا ہو تو سوسائٹی کا شیرازہ بالکل بکھر جائے گا۔ ایسی صورت میں بچوں کی ولدیت بالکل مبہم اور غیر مستند ہوگی۔ نسل اور خاندانی امتیازات بالکل معدوم ہو جائیں گے میراث اور اُن کے حقوق بالکل زائل ہو جائینگے۔ والدین کے جائز تعلق سے جو اولاد پیدا ہوگی۔ اُن کی جائدادیں اُن کے بچوں کے درمیان جو اس مصنوعی اور عارضی تعلق سے پیدا ہونگے اگر تقسیم ہونگی تو اول الذکر اولاد کی حق تلفی ہوگی اور موخر الذکر قسم کی اولاد میں تقسیم ہو کر جائداد کا آخرکار نام و نشان نہ رہے گا۔ جو تعلق اور محبت اور سلوک پہلی قسم کی اولاد کے ساتھ طبعی طور پر ہوا کرتے ہیں وہ دوسری قسم کی اولاد کے ساتھ ہونے ناممکن ہیں۔ جب ایسے بچے سیانے ہونگے اور اصل حقیقت سے آگاہ ہونگے تو اس سے اُن کے اخلاق پر بہت برا اثر پڑے گا۔ اور جب اس قسم کی اولاد کثرت سے ہوگی تو خبر نہیں اخلاق کا کیا اثر پڑے۔ ایسے بچوں کی پرورش کا اور تعلیم کا مسئلہ اور زیادہ مشکل ہو جائے گا۔ ایک مرد نہ تعصبت سی عورتوں سے پیدا شدہ اولاد کا بار اُٹھا سکیگا اور نہ ہی پدرانہ شفقت اور ملاطفت میں وہ بچے شریک ہو سکیں گے۔ الغرض ایسی اولاد جو نہ ہی احساس کے خیال کے بغیر پیدا ہوگی وہ ملک اور سوسائٹی کے لئے فائدہ کی بجائے نقصان ہی کا باعث ہوگی۔ باہمی محبت اور ارتباط بہت کم ہو جائیگا۔ مذہبی خیال اور اخلاقی احساس مفقود ہو جائیں گے۔ اور سوسائٹی کا شیرازہ بکھر کر بالکل برباد ہو جائے گا۔ اور یہ تدبیر موجودہ جنگ کی خرابیوں کی بہ نسبت اور زیادہ خرابی ملک میں پیدا کرے گی

۱۹۱۷ء کی بشارتی مہم کے نتائج

پریسبٹیرین کلیسیا کی ایونجلسٹک کمیٹی کی رپورٹ جو جنرل اسمبلی میں اس کام کی بابت پیش ہوئی شائع ہو چکی ہے۔ تمام رپورٹ شروع سے آخر تک نہایت تسلی بخش اور حوصلہ افزا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ گزشتہ سال بشارتی مہم کے کام پر بڑی برکت ہوئی۔ بعض جگہ بشارتی مہم کے مقررہ ہفتہ سے چند ماہ پیشتر ہی کام شروع کر دیا گیا تھا اور بعد بھی کچھ مدت تک باقاعدہ جاری رہا۔ اس مقررہ ہفتہ سے بہت پیشتر اکثر کلیسیاؤں میں اس کام کے لئے ہر روز دعائیہ جلسے ہوتے رہے۔ کلیسیا کے تمام ممبران کے اندر غیر معمولی جوش پیدا ہو گیا۔ اور وقت پر سب نے مل کر کام کیا۔ رپورٹ محولہ بالا سے معلوم ہوتا ہے کہ ہفتہ مقررہ میں قریباً چار لاکھ آدمیوں نے کلام سُنا۔ قریب ۴۴ ہزار ٹریکٹ اور انجیل شریف کے مختلف حصے فروخت ہوئے۔ اس طرح لوگوں نے نہ صرف کانوں ہی سے کلام سُنا بلکہ اپنے اپنے گھروں میں اپنی آنکھوں سے کلام پڑھنے کا موقع لیا۔ ان کے علاوہ ایک لاکھ ہینڈ بل تقسیم ہوئے۔ چھ ہزار متلاشی نام رجسٹر کئے گئے اور ۲۶۱۲ آدمیوں نے مسیح کا علانیہ اقرار کیا۔

اس کل کام سے رپورٹ میں جو نتائج نکالے گئے ہیں وہ بھی فائدہ اور دلچسپی سے خالی نہیں۔ پہلا نتیجہ یہ نکالا گیا ہے کہ جماعتوں میں باقاعدہ بائبل کی جماعتوں اور دعائیہ جلسوں سے خود کلیسیا کی روحانی زندگی میں بیداری پیدا ہو گئی۔ دوسرا نتیجہ یہ کہ ہندوستان کی ضرورت کا نظارہ آنکھوں کے سامنے پیش آ گیا۔ پھر روز بروز گروہ بن کر منادی کے لئے جانے کے تجربہ سے غیر معمولی موقعہ اور فرصت کا مشاہدہ بھی ہو گیا۔ چنانچہ ایک محدود موقعہ نے ان لوگوں کی سرگرمی اور طاقت کو بھی ظاہر کر دیا جو منادی کے لئے جایا کرتے تھے۔ جب یہ گروہ آدھی آدھی رات تک کہیں کہیں منادی کرتی تھیں تو لوگ برابر کھڑے سنتے رہتے تھے۔ اور جب منادی کرنے والوں کی سرگرمی اور طاقت کے سبب سے منادی ایک یا دو گھنٹے تک محدود ہوتی تو یہ خدمت بھی محدود ہو جاتی تھی۔ اور موقعہ بھی محدود ہو جاتا تھا۔ ایک اور نتیجہ یہ بھی صادر ہوا کہ کلیسیا نے اپنی مخفی طاقت اور نیز کمزوری کا معائنہ بھی کر لیا۔ لیڈروں نے ریمارک کیا۔ جہاں بہت سے مسیحی نجات کی سادہ خوشخبری دینے میں ضروری باتوں کے جاننے میں قاصر تھے۔ وہاں اکثر کلیسیا کے عام مسیحیوں کے درمیان غیر متوقع قابلیتیں بھی اس کام میں نمایاں ہو گئیں۔ ایک نتیجہ یہ بھی ظاہر ہوا کہ مسیحیوں نے اس موقعہ پر غیرت اور سنجیدگی کا تبیسم پایا۔

رپورٹ مذکورہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آٹھ پریسبٹریوں کے والنٹیروں کی تعداد باقاعدہ



کارندوں کی تعداد کے مقابلہ میں تین اور ایک کی نسبت تھی۔ لاہور پریسبٹری کا خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے جس میں اس کے ممبران میں سے ۳۸ فیصدی اس کام میں مشغول تھے۔ اور دو سو سے زیادہ دیہاتی مسیحی اور چوہدری اس مہم میں بھیجے گئے تھے۔ علاوہ پریسبٹری کے بے تنخواہ منادوں کی تعداد میں ۵۲ فیصدی اور لودیانہ پریسبٹری میں ۷۶ فیصدی اور گجرات اور کاٹھیاواڑ پریسبٹری میں ایسے کارندوں کا شمار ۸۷ فیصدی تھا۔

نوبین پر نویدن پرہار اودھنیہ باد

آہا! کیا شبھ گھڑی اور بھلی دن وہ دن تھا جبکہ بھارتی متلاشی کا ٹھور راپ سیوع اور اُس پر ہمارا "نوبین" اخبار میں شائع ہوا۔ دلو دیگ بھی کیسا ادبھت اور شکتیمان ہے! کہ جس سے ہمارے من کی ابھیلاشا اور پریم نے بھارتی جی کے من کو اور ہاتھ کو اس قدر ابھارا اور ورطھنا دی ہے کہ انہوں نے یہ دو آرٹیکل اپنے پریہ نور افشاں میں شائع کرنے کو بھیج دیئے تاکہ اس پربھو ناصری ناتھ کی سیوا اور پرتاپ اور دھاک ہوتی رہے۔ اور ہماری آشائیں اور پریم میں جو ہم سنیاسی مشن سے رکھتے ہیں۔ روز روز زیادتی اور ورطھتائی ہوتی جائے۔ کاشکہ ہماری اور اُن کی یوگ شکتی اس قدر زیادہ ہو اور بڑھ جائے کہ ہم دونوں کو نہ صرف آتمک یوگ ہی پراپت ہو۔ آتمک یوگ تو پراپت ہی ہے۔ ہاں اس کی جڑ اور زیادہ گہری اور مضبوط ضرور ہو جائے بلکہ وہ دن پربھو جلد لائے کہ ہمارے اور اُن کے مکھیہ درشن ہو جائیں۔ اور جس پرکار ہمارا اور اُنکا دل ملا ہوا ہے۔ اُسی پرکار سے ہمارا بیرونی دیہہ بھی ملجائے۔ اور ہم ایک دوسرے کو دیکھکر پربھو یشوع کی کرشٹ میں اتینت پرسن ہو جائیں اور ہمارا ایشور یوگ اور پریم اور بھاؤ اور زیادہ بڑھ جائے۔ اپنے سوامی نربھیا نند جی سے ہمارا یہ بھی نویدن ہے کہ نہ صرف آپ ہی کے روحانی درشن ہوں۔ بلکہ آپ کے دوسرے بھرا تاؤں اور سمبندھوں کے لابھ دائک درشن ہو جائیں اور آپ سب کے مکھیہ سے اُس پربھو کے گن گانے اور اُن کی کتھاؤں کی شوبھا کو دیکھ اور سنکر ہمارے اُس نرودھا آشا اور پریم کی بڑھتی ہو جائے۔ جو ہم سب مشرق اور مغربی سیوک اُس پربھو میں رکھتے ہیں ہمیں یہ بھی آشا ہے کہ ہمارے پریہ بھارتی جی اپنے "بھارتی متلاشی" کو بھی جو آپ کے نکٹ ہی رہتے ہیں آویشیہ اور شیگھر درشن دے کر اُن کے من کو شانت کرینگے۔ اور ہمارے لوک پوجیہ راج مانیہ راجیشری پادری ای۔ ایم ویری صاحب بھی آپ کے درشن کے ابھیلاشی ہیں۔ اگر ہمارے مانیہ ور بھارتی جی صاحب موصوف کے پہاڑ سے اُتارنے سے پہلے پہلے ہمیں درشن دے جائیں تو بہت ہی اچھا ہوگا۔ شاید صاحب موصوف اپریل کے آخر تک پہاڑ چلے جائیں گے۔ آخر میں ہم اُس پربھو سے یہ پرارتھنا کرتے ہیں کہ وہ ہمارے کرپا ندھان پریم مورتی پربھو کے پریہ بھارتی جی کو پورن کشل دے کر اپنی سیوا کے لئے شیگھر کھڑا کر دے۔

تتھاستو۔

سنہ ۱۹۱۷ء کی انبشارتی مہم میں ۲۴۰ چوہدری

انبشارتی مہم میں ایونجلسٹک کیپٹن ہیٹن کے بیان کے مطابق فیروزپور۔ جالندھر۔ قصور۔ موگہ اور سہارنپور کے اضلاع کے مسیحی گاؤں کے ۲۴۰ چوہدریوں نے ملکر کام کیا۔ اُن کی یہ خدمت دو طریق سے ہوئی یعنی شخصی طور پر اور گروہ بن کر۔ شخصی طور پر ان چوہدریوں نے مردوں کی جماعت میں امام بن کر عام خدمات کیں۔ اور ساتھ ہی اس کے ہر ایک الگ الگ ادھر اُدھر متفرق دیہات میں جاکر اپنے دوست آشناؤں اور رشتہ داروں کے درمیان کام کرتا رہا۔ یہ ایسا انوکھا کام تھا کہ پنجاب کے دیہات میں تا حال نہیں ہوا تھا۔ اور کئی کئی گروہ بن کر دیہات میں جاتے اور گاتے بجاتے اور بڑے جوش کے ساتھ منادی کرتے رہے۔ بعض جگہوں میں یہ چوہدری نو نو دس دس دن تک گاؤں میں دورہ کرتے رہے اور زمینداروں کے پاس جن کے درمیان وہ سال بھر کھیت کا کام کیا کرتے تھے۔ اپنے عوضی بھیجے چھوڑ کر اس کام میں مشغول ہو گئے تھے۔ یہ کام ایسے شخصوں کے لئے جو سال بھر زراعت کے کام میں زمینداروں کے ساتھ رہا کرتے تھے واقعی ذاتی قربانی اور خود نثاری کا تھا۔ اس دینی کام میں جو مشکلات اُن کے سامنے آئیں وہ اُن سب پر بڑی بلند آہنگی کے ساتھ غالب آئے۔ ان چوہدریوں کے ذریعہ سے یہ بشارتی کام نہ صرف اچھوت اور ادنےٰ ذاتوں ہی میں ہوتا رہا۔ بلکہ ہندوؤں۔ مسلمانوں اور سکھوں کے درمیان بھی بڑی عمدگی کے ساتھ ہوا

قصور کے علاقہ میں ایک چوہدری نے مسیح کی بابت پیشینگوئیوں اور مسیح کی اور یوحنا بپتسمہ دینے والے کی پیدائش وغیرہ کی ایک عام پنجابی میں ایسی نظمیں تیار کی تھیں اور وہ انکو اس طور پر گاتا تھا جیسے کہ سکھ لوگ گرنتھ صاحب

کی بانیاں گایا کرتے ہیں کئی ایک اور مسیحی چوہڑے بھی نے بھی یہ نظمیں گانا سیکھ لیں اور ایک گروہ بن کر بشارتی ہفتہ میں اُنکو گاگا کر منادی کرتے پھرتے تھے۔ اس قسم کے گانے سے سکھوں پر بہت بڑا خاص اثر ہوا کرتا تھا اور اکثر لوگ کہا کرتے تھے کہ یہی گیت بار بار اُن کے سامنے گایا جائے۔ ان چوہڑیوں کے کام سے بہت لوگ مسیح کے پاس لائے گئے۔ سچ ہے کہ خدا نے اس جہان کے نادانوں کو چن لیا تاکہ داناؤں کو شرمندہ کرے۔

بشارتی مہم } ۱۰ فروری سے امسال کی بشارتی مہم کا آغاز ہو گیا ہے۔ اور ہر جگہ برابر سرگرمی کے ساتھ ہو رہا ہے۔ مرد اور عورتیں برابر اس کام میں مشغول ہیں۔ عورتیں مستورات میں کام کر رہی ہیں۔ اور مرد مردوں میں کسی جگہ پہلے ہفتہ شہر میں منادی کی گئی ہے اور کسی جگہ دیہات میں۔ ہر صورت ایک ایک ہفتہ اسی طرح سے صرف کیا جا رہا ہے۔

کہیں کہیں پلیگ کے سبب سے تاریخ مقررہ میں التوا ہو گیا ہے۔ مگر پھر وہ کسر بعد میں پوری ہو جائے گی۔ یہ عجیب بات دیکھنے میں آئی کہ سوائے پرسبٹیرین مشن کے کسی اور مشن نے اس میں حصہ نہیں لیا۔ ممکن ہے کہ کہیں کہیں اور کلیسیاؤں نے بھی اس بشارتی مہم میں حصہ لیا ہو۔ ہمیں معلوم نہیں۔ مگر بعض جگہوں میں ہم نے اپنی آنکھوں سے یہ مشاہدہ کیا ہے۔ تس پر بھی ہمیں امید ہے کہ دوسری کلیسیائیں بھی کبھی نہ کسی طرح ضرور اس میں حصہ لیتی ہی ہوں گی۔ کیونکہ کام کسی مشن یا کلیسیا کا مخصوص نہیں ہے۔ بلکہ سب مسیحیوں کا۔

کاش کہ خدا اپنے اس کام پر اپنی بڑی برکت نازل فرمائے اور روح القدس کی تاثیر اور امداد سے اسکو بارآور کرے۔

مال۔ مالک۔ مختار } یہ چھوٹی سی کتاب رومن اُردو میں مسیحی مختاری کے مضمون پر پادری ایچ آر کاپن صاحب کی تصنیف انگریزی کتاب "گاڈس" نامی کتاب کا ترجمہ ہے۔ ہندوستان کے مسیحی متلاشیوں کے لئے لکھی گئی ہے۔ اور ایپورتھ لیگ لکھنؤ کی طرف سے شائع ہوئی ہے۔ قیمت فی جلد موازی ۱ر ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ ہماری سب چیزوں کا مالک خدا ہے۔ اور تمام چیزیں ہماری مختاری میں رکھی گئی ہیں۔

اس کتاب کا مقصد یہ ہے کہ ہندوستان کی کلیسیا کے لیڈر اس کو پڑھکر سلف سپورٹ کے مسئلہ پر غور کریں۔ اوپر کے پتہ پر یہ کتاب لکھنؤ سے مل سکتی ہے۔

خوانِ عقل } یہ ایک پرانی کتاب ہے جسکو ڈاکٹر کوری صاحب نے جو قسطنطنیہ میں ایک مشنری تھے اردو ترجمہ ہے۔ الہ آباد مشن کالج کے پروفیسر محمد اسمٰعیل خاں ایم۔ اے نے اُردو میں ترجمہ کیا ہے۔ اصل کتاب انگریزی میں ہے۔ پچاس برس ہوئے کہ چرچ مشنری سوسائٹی نے انگریزی کتاب کو شائع کیا تھا۔ اس کتاب میں توریت اور قرآن پر مسیحی مذہب کی فضیلت اور فوقیت کو ثابت کیا گیا ہے۔ یہ کتاب ان لوگوں کے لئے مفید مطلب ہے جو مسلمانوں کے درمیان انجیل کی بشارت دیتے ہیں۔ مباحثانہ طرز سے آزاد ہے۔ مگر پھر بھی بڑی فصاحت اور استدلال کے ساتھ صاف طور پر تمام باتوں کی تحقیقات کی گئی ہے۔ جو لوگ مسلمانوں میں سے حق کے جویاں ہیں۔ اُن کے لئے یہ کتاب بہت مفید ہے آٹھ آنہ (۸ر) قیمت پر مشن بک ڈپو لودیانہ سے مل سکتی ہے

بادام بلادام

یہ بے دام یعنی مفت سودا اُن صاحبان کے لئے ہے جو **اخبار نور افشاں** کے خریدار اور شائقین ہیں۔ جناب مہربان ناظرین نور افشاں۔ **مفت پایا مفت دو** کے مقولہ کے موافق مسیحی محبت سے ہر اردو خواں صاحبان کو جس طرح ہو سکے ہر حرج اور تکلیف بھی گوارہ کر کے خبر دیجئے کہ آؤ بے دام مفت سودا لے لو۔ اور وہ یہ ہے کہ اگر خدا کی مرضی ہو تو ہمارا ارادہ ہے کہ ہر خاص و عام کے فائدے کے لئے **کتاب مکاشفات کی تفسیر اور تشریح** نور افشاں میں شائع کرائیں۔ جو صاحبان آج سے نور افشاں کا مطالعہ کرنے کے لئے اس کے نئے خریدار ہو جائیں گے۔ اُن کو یہ سودا مفت ہاتھ آتا رہیگا۔ لیجو جس کا دل چاہے۔ جب یہ تفسیر کتاب کی صورت میں ہو جاوے گی تو پھر یہ مفت بلادام ہاتھ نہ آئے گی۔ اب آپ **نور افشاں کے نئے خریدار** بنجائیے۔ سال بھر اخبار کی بہار کا لطف اُٹھائیے۔ اور تفسیر مفت۔ آگے آپ کی مرضی۔ خاکسار۔ این۔ ایم۔ واعظ

روس میں تاحال سخت بدامنی اور خانہ جنگی پھیل رہی ہے۔



(اڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ وار نہیں ہے)

نویدن پر نویدن

(کمیونی کیٹیڈ - از آئی - سی - ایس -)

ہمارے پاٹھکوں سے یہ بات لکی نہیں کہ یوگی انہیں کو کہتے ہیں جو یوگ ابھیاس میں پرپورن ہوتے ہیں - ارتھات اپنی یوگ شکتی سے سب کچھ دیکھتے سنتے رہتے ہیں اور سرب استھان کے سماچار گپت پرگھٹ جانتے رہتے ہیں - کیول لوکاچار کے لئے اپنے ساودھارن منشیوں کی بھانت نبھاتے ہیں - اسی کو یوگ لیلا کہتے ہیں - ہمارے ویسٹرن یوگیوں کے انیائی بھراتاگنوں میں بہت سے ایسے یوگی راج پڑے ہیں جن کو سنیاسی مشن* کے یوگی راج اپنی یوگ شکتی سے سدیو درشن کرتے رہتے ہیں - اور پرسپر ایک دوسرے کی سہایتا کرتے رہتے ہیں (اس وشئے پر پھر کسی سمے آرٹیکل پاٹھکوں کی درشٹ گوچر کیا جائیگا) انہیں بھراتاگنوں میں ایک رکب پریا بھراتا ہی - کے امر سد صوجی اڈیٹر نور افشاں لودیانہ میں آپ یوں تو پنجابی - پرنتو آپ کی شدھ بھاشا اور ستی بچاروں (خیالات) سے سپشٹ پرگھٹ ہوتا ہے کہ آپ کاشی بنارس کے پنڈت ہیں (ہمارے بہت سے پاٹھک پڑھتے پڑھتے کہہ اٹھیں گے کہ آئی - سی - ایس نے اڈیٹر مہاشے کی بڑی بڑائی کا راگ اٹھایا - سنئے! ہمیں نہ تو نور افشاں کے آفس میں چاکری کرنی ہے اور نہ انڈین کرسچن سنیاسی مشن کے لئے بھکشا مانگنے کو آنا ہے - پھر ہمیں للّو پتّو کی بات سے کیا کام - جو یتھارتھ تھا وہی لکھا گیا) آپ ہی کی ہکینی کا یہ پرتاپ ہے کہ ہماری مشن کے لیڈران نے نور افشاں میں آرٹیکل لکھنے کی آگیا دے رکھی ہے - اور آپ لوگوں سے درشن پرشن کے لئے بھی آپ کے اس بالکا کو آرڈر مل چکا ہے -

بھراتا جی! آپ کو بھیا "بھارتی متلاشی" کے ڈراپ سین نامک نوٹ نے لکھنے کے کشٹ دیا - نہیں آپ سے کون سی بات چھپی ہے آپ اپنے ایڈیٹوریل نوٹ میں پرکاش کر رہے ہیں کہ کسی نہ کسی دن آپ کے درشن نہ صرف کاغذی بلکہ پرتیکش درشن بھی ہوں گے - ضرور کسی نہ کسی مصلحت سے یہ خاموشی اختیار کی گئی ہے - پرنتو میں بھراتا جی آپ سے اور مہاراج پاپالیشور (ارتھات لوک پوجیہ راج مانشر راجے خسری پادری - اے - ایم ویری صاحب ڈی - ڈی کے درشنوں کے ہیت دو برس سے لیکیک بچار کر رہا ہے - ایک تو یہ سوجھتی ہے کہ مغربی مسیحیوں کے پاس ہیں اور مغربی ہی ڈھنگ میں جا کے نیاز حاصل کریں دوسرے یہ کہ اپنے نیم الوسار سنیاسی مشن کے اچار جوں کی بھانت جا کے درشن کریں - پرنتو سنیاسی مشن (اور شیرن لیڈران کی بھانت جانے میں ہمیں یہ لگتا ہے - کنتو آپ سب لوگوں کو رسیو (استقبال) کرنے میں بڑی کٹھنتا اٹھانی پڑے گی - کارن بھارت ورش کی ریت انوسار آچاریہ کے رسیو کرنے والے اشنان کر کے اجلی دھوتی اوڑھے آدھی پہنے ہاتھوں میں پھول مالا لئے ہوئے اور سنکھ دھن کرتے ہوئے ایک پالکی جس میں ناصری ناتھ کا وید (ہولی بائیبل) رکھی جائیگی اور پالکی کے چہوں اور (چہار جانب) پاسٹر ہیں ڈگنس چنور ڈولاتے ہوئے چلیں گے - یوں ناصری منڈل میں پدارپن کر کے ستیہ اوتار کی کتھا سنسکرت میں کہی جائے گی - ارتھ (کل بھاشا میں سمجھایا جائے گا - پرنتو یہ سب مغربی ڈھنگ کے نامی ناسی بھراتاگنوں کو کھیل تماشہ دکھیگا - اور لوگ ہاگ نا پرکار کے پرہاس اپہاس کریں گے - ہمیں تو بچے نہیں - پرنتو آپ سب کو منڈلی (کلیسیا) کے لوگ گمنڈی ریدعتی کا ٹائیٹل دیدیں گے - ہندو مسلمانوں سے ہمیں تنگ بیٹے نہیں - کیول اپنے مغربی ڈھنگ کے مسیحیوں سے -

ایک ہماری مشن کے سہکاری مشنری کی یہ انومتی ہے کہ پرائیویٹ ریت سے ارتھات پرائیوٹ اپرانسول پرائیوٹ ڈرپار چڑھ کھا جائے - اس میں کچھ اور ویسٹرن فیشن کے بھراتاگنوں کو سنگتا ہوگی -

گورو دیو دہ شبھ گھڑی شگرہ لادیں کہ اس مایا روپی جگت میں آپ سب کے درشن ہوں - یوں تو یوگ شکتی سے سدیو آپ سے ملتے رہتے ہیں اور ملتے رہیں گے - دوش ایرادہ چھما

اب جے ناصری ناتھ کی کر کے لیکھ سماپت کیا جاتا ہے - (نربھیانند بھارتی)

* اس سے تات پریہ انڈین کرسچن سنیاسی ہے

بھارتی متلاشی کا ڈراپ سین
سوامی نربھیانند السین

(ٹھنک چھیڑے سے ملتے ہیں جس کا جی چاہے الیوے)

دھن! دھن!! دھن!!! ہمارے مرکش دانا کلوری ناتھ کہ جن کے دھرم کا ڈھیا کل جگت میں پھیلا رہا ہے - اور دے سے است تک جیسی آپ کے دھرم کی ادنتی ہوتی آئی - ہو رہی اور ہوگی - اس کا اداہرن جگت کے اتہاسوں میں جگمگا رہا ہے - جتنے سمراٹ (شہنشاہ) اس دھرم کے ہیں اتنے کسی دھرم کے نہیں - ان میں سے ہمارے سمراٹ بھارتیشور مہاراج پنچم جارج

مہاراجاؤں کے راجہ ہیں جن کی سرچ نیتی کی تُلنا (مثال) جگت میں نہیں پائی جاتی۔ آپ کے راجیہ میں جو سوتنترتا (آزادگی) ہے۔ پرتھوی کے کسی راجیہ میں نہیں۔ آپ ہی کے راجیہ کا پرتاپ ہے کہ سماچار پتروں کو وہ سوتنترتا دے رکھی ہے کہ سمپادک پتر اپنی سمتی جس پر چاہے دے سکتا ہے اور ایسے سماچار پتروں کی سرکار بہادر سہائک (معاون) ہے سرکار بہادر کے راجیہ میں راج بھگت پتروں میں ہمارے گورو دیو ناصری ناتھ کے دھرم کا ایک مانیو پتر اخبار نورافشاں اردو بھاشا کا کیول ماتر پتر ایشیا دیپ میں ہے اس پتر نے اپنی ۴۶ برس کی اوستھا میں جیسی کچھ اونتی کی ہے اور کر رہا ہے اور آگے کریگا اُس کا دھنیہ باد کسی ناصری ناتھی سے نہیں ہو سکتا۔ اسی پتر کا پرتاپ ہے کہ ویسٹرن مشنس سے اور سنیاسی مشن سے اس سمے ایسا میل ہو رہا ہے جیسا گنگا یمنا (جمنا) پراگ راج (الہ آباد) میں مل کے ترویٹی کا مہاتم (مہا نہد) دھرم میں دیکھی جا رہی ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ بھوسکا (دیباچہ) بڑھ جائے۔ اس ہیت اپنی لیکھنی اپنے لیکھ کے ہیڈنگ کی اور پھیرتے ہیں۔ ارتھات (دیعنی)

نورافشاں یکم فروری ۱۹۱۸ء پرشٹ (صفحہ) ۴ کالم دو تیہ میں ٹوراپ سین ہیڈنگ دیکھنے میں آرہا ہے۔ لیکھک کوئی ہووے پر پریمی متر جو ایسے ڈرامیٹک تھیٹر کے سٹیج میں ایکٹر ہیں کہ نہ تو کمپنی نہ کھیل کا سرا (عنوان) اور نہ ایکٹر کا نام ہے کیوں نہیں وہ پن میں اپنا ہی سروپ ورنشٹ گوچر ہو رہا ہے ارتھات ہم اپنے سروپ ارتھات بھارتی متلاشی جی کو دیکھ رہے ہیں۔ آپ جو کچھ لکھ رہے ہیں۔ ہم ہی لکھ رہے ہیں (ایسا فلاسفی بھرا ہوا سینٹیس) "بھارتی متلاشی" بھارتی منسٹر کی جے گورو مہاراج کی گرہی ہو۔ ابھی تک ہم بھی

دیکھ رہے تھے کہ ویسٹرن پربھو کے اقوال (خالو وس) ہمارے چاہنے والے عاشق زار کبھی سمرن کریں گے۔ دھن اِک گورو دیو کے دھرم کی مہما کہ جن سے پرتھوی بھری پڑی ہے اُن میں سے ایک ہمارے سو بھگیہ سروپ پیا بھارتی متلاشی ہیں بھیا! آپ کا لیکھ نورافشاں میں پڑھ کے سنیاسی مشن کے میمبرس شب سے اور سماپنیہ ناصری ناتھی تک گدگد ہو کے جے کلوری ناتھ کی بول رہے ہیں۔ اور آج تین دن ہوئے کہ ہمارے پردھان چکتسک (سول سارجن) نے آگیا دے دی کہ نورافشاں میں لکھئے۔ پرنتو ادھک پرشرم نہ کیجئے۔ بھیا بھارتی متلاشی جی! آپ کا منسٹر نربھیا تہ نربھیہ ہو کے تیسری گھنٹی بجا کے پردہ اُٹھاتا ہے۔ اور اس ناصری ناتھی ڈرامہ میں اپنے سیہوگی ویسٹرن کرائسٹ مت کے انویائی بھراتاؤں سے اس پرکار نویدن کرتا ہے کہ ہے ماتا پتا بھگنی۔ بھراتا اور متر پُتر۔ جے کلوری ناتھ کی جگت اگست اس سے آپ کا بالکا (بچہ) ناصری چکتسالیہ (ناصری ہوسپٹل) میں پڑا تھا۔ اب گورو دیو نے پورن آروگتا دی اور منسٹری ڈیوٹی کے لئے تین دن سے کھڑا ہوا۔ ہاں ادھک پرشرم (محنت) کرنے کی ڈاکٹری آگیا نہیں۔ پرنتو نورافشاں میں لکھنے کے لئے سپیشل آرڈر پاپت کیا گیا ہے۔ آشا ہے کہ گورو مہاراج اب آپ سب کی سیوا میں برابر اوپستھت (حاضر) ہونے کے لئے شکتی پردان کرینگے۔ اور گورو نارائن بھارتی منسٹر کی لیکھنی دوارہ شترؤوں کے نیتروں کو

---

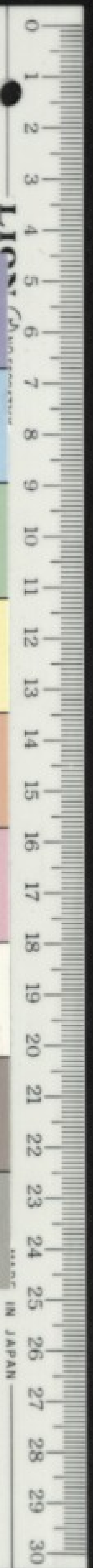
* پریہ پاٹھکو اگرچہ بہن لوگ سنسکرت اپنا شترو نہیں مانتے ہمارا کیول سرو سادھارن (عوام الناس) کے سمجھنے کے ہیت یہ شبد لکھا گیا ہے۔

چندھیائی نہیں ہا پٹ ہو گی۔ پرنتو شترؤوں کو متر بنا کے اور ان کے مہتیا بند کر دور کرکے پردہ اُٹھا اون ساکشات موکش داتا جگت ناتھ کے درشن کرا کے بے کنٹھ بھاگیہ دار بنائیگا۔ ایک بار بولو جے ناصری ناتھ۔ بھراتا جی بھول چوک چھما کیجئے۔ بہت لوگ کہتے ہیں کہ کرشچن ریلیجن میں ہما ویدانتی بہت کم ہیں۔ پرنتو ہم پورن ڈڑھتا سے آپ سب کو سمجھا دلاتے ہیں کہ کرشچن ریلیجن ویدانتیوں اور ویدانت سے بھرا پڑا ہے۔ بھی بچار کیجئے کہ ہمارے پریمی (عاشق زار) بھارتی متلاشی جی کا ٹوراپ سین نایک نوٹ کس فلاسفی سے پورن ہو رہا ہے کہ منسٹر بھارتی بہت دنوں کا بچھوڑا ہوا پھر آملا۔ جے!

بھراتا جی آپ سے گیانی پرشوں سے یہ بھید کی بات گپت نہیں کہ ڈرامیٹک کمپنیاں اپنے پرتیک کھیل کو اپنے ڈھنگ اور نیم انوسار اپنے ادھیکاریوں کے سنکوہ پرتم کھیل لیتی ہیں (اس سمے پبلک اپدیشن ایک دم بند رہتی ہے) اور بات سرب سادھارن (عوام الناس) کو دکھاتی ہیں۔ اس لئے بھراتا جی سنیاسی مشن اپنے ویسٹرن مشن کے ادھیکاریوں سے سنکوہ کھیل کے سشیش میں پبلک کو آپ کی انومتی انوسار پرکشیہ دکھاوے گی۔ وہ اُتم سمے اور بھاگیہ گھڑی شیگرہ آنے والی ہے آپ کا منسٹر بھارتی جگت کے لوگوں سے اسی دن سے نرجنے ہو بیٹھا ہے جس دن سے کلوری سرنگ سے کفنی کو رنگا۔ یہ بھیجے ہے تو کیول اپنے ناصری ناتھی بھراتاؤں کا۔

دھن بھیا بھارتی متلاشی جی! آپ کی اپور ب کرپا کا کہاں تک سراہنا کیجائے۔ کہ آپ کے ٹوراپ سین نے آپ کے رکت سے مول لئے ہوئے (خون خریدے) جن دیکھے





"سنیاسی مشن" کے منسٹر سوامی نربھیانند بھارتی النسیین (دن دیکھے) ہیں جن کی شردھا کی اگنی بھڑکا دی۔ گورو دیو کریں آپ جیسے دھرم بھائی سب ہوں۔ تتھا استو۔ جے گورو مہاراج کی!

آپ کا درپھو ہیں منسٹر سوامی نربھیانند بھارتی

اچھاپور۔

غزل

دل کو مئے گلرنگ ہے درکار ہمیشہ
میں مست رہوں نشے میں سرشار ہمیشہ

ہے حسن ازل رونق بازار ہمیشہ
دل کیوں نہ رہے طالب دیدار ہمیشہ

ہے تحمل توقع مرا پڑ بار ہمیشہ۔
دل یاد میں جاناں کے ہے گلزار ہمیشہ

جھکتی ہے یہاں شاخ ثمردار ہمیشہ
اترانہ کہ اترانا ہے بے کار ہمیشہ

منظور ہے سیر اگر خلد بریں ہے
عیسٰی کے رہو خادم دربار ہمیشہ۔

سنتا ہے غریبوں کی بھلا کون جہاں میں
بیکس کے مسیحا ہیں غمخوار ہمیشہ

کیا خوف کسی سے مجھے اے میرے مسیحا
جب آپ ہی ہیں میرے مددگار ہمیشہ

جس نے کہ ہمیں جرم سے دلوائی رہائی
ہے وہ ہی میرا مالک و مختار ہمیشہ ٭

تیرا ہی غریبوں کو سہارا ہے مسیحا
امداد طلب تجھ سے ہوں اے یار مسیحا

ناگن ہے نہ چھوڑیگی کبھی ڈس ہی لیگی۔
دنیا کو سمجھ مار ستمگر ہمیشہ

مدحت میں زباں تر ہے شہا تیرے سہالی
گم رہتا ہے تنا میں ترے اشعار ہمیشہ

راقم۔ الاس داس رتنا نتنانتی نگر۔

فاتحہ

اڈیٹر صاحب نے یاد کیا ہے۔ زہے نصیب کہ آپ نے یاد فرمایا۔ آپ تو٭ فاتحہ خوانی کے منتظر ہونگے کہ بیماری کی خبر آئی۔ پھر نہ معلوم کہ کہاں گم ہوگیا۔ یہ تو آپ کو بھی یقین ہے کہ مرا نہیں واعظ سخت جان ہے۔ ایسی جلدی نہیں مرنے کا۔ البتہ آپ کو خبر نہیں دی۔ بات یہ ہے کہ اب جسم کی کمزوری کے سبب واعظ وہ واعظ نہیں رہا۔ اور احباب کا یکے بعد دیگرے دار البقا کو روانہ ہوجانا کچھ لطف زندگی کا نہیں رہا۔ بموجب مثل پنجابی رہ گئی او گنہاری ہی دکھ و غم سہنے کو رہ گیا۔ اور میرا بھی یہ آخری سال ہے ۱۹۰۸ء میں مجھ پر ایک رویت میں ظاہر ہوا تھا کہ ایک بڑا بھاری جنگ ہونے والا ہے اور جلال کا خداوند آتا ہے۔ اُس کی میعاد ۱۹۱۲ء سے ۱۹۱۸ء کے خاتمہ تک ہے۔ یہ رویت میرے روزنامچہ میں اُسی وقت کی لکھی موجود ہے۔ اسوقت وہ روزنامچہ میرے پاس موجود نہیں۔ وہ گوجرانوالہ میں پڑا ہے۔ ورنہ مفصل رویت لکھدیتا۔ اب اُس کی تشریح صاف ہے کہ ۱۹۱۸ء میں جنگ کا خاتمہ ہوگا۔ یا خداوند آجائیگا یا میں خداوند کے پاس پہونچ جاؤنگا۔

٭ نہیں صاحب خاطر جمع رکھیں۔ ہم تو آپ کے دیدار خوشگوار کے انتظار میں تھے زہے نصیب کہ دیدار نصیب ہوا۔

تم سلامت رہو ہزار برس
ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار ایڈیٹر

چونکہ بیماری اور کمزوری کی وجہ سے حالت بہت اچھی نہیں رہی۔ لکھنے پر طبیعت راغب نہیں ہوتی۔ اس لئے عرصہ سے میں نے زرافشاں کے واسطے کچھ نہیں لکھا۔ امید ہے کہ احباب مجھے معذور فرمادیں گے۔ میرے ساتھ کے تو قریبا سب چلدیئے دو چار صورتیں نظر آرہی ہیں۔ یہ بھی منتظر ہیں کہ آج نہیں تو کل سہی۔ دعائے خیر کا امیدوار ہوں

واعظ

ڈاکٹر برخوردار خان مرحوم

مجھے بیماری نے ایسا کمزور کردیا ہے اور ان مرنے والوں نے ایسا کچھ پژمردہ کردیا ہے۔ کہ لکھنے پر طبیعت جمتی ہی نہیں۔ دل بے چین سا رہتا ہے۔ جی تو بہت کچھ کرتا ہے کہ لکھوں۔ مگر لکھا نہیں جاتا۔ ڈاکٹر صاحب مرحوم کی زندگی کے حالات خدا خیر رکھے اور میری طبیعت اور صحت درستی پر آجاوے تو بہت کچھ لکھنے والے ہیں۔ اُن کی لائف ایک عجیب لائف ہے۔ دنیا میں مثال نہ تو اُس کا واسطہ مغربی مسیحیت سے ہے اور نہ نیشنل چرچ سے۔ وہ اعلےٰ درجہ کے صوفی مسیحی تھے۔ میرے پاس لکھنے کو بہت کچھ ہے۔ مگر جسم کی کمزوری کچھ نہیں کرنے دیتی۔ آدھا گھنٹہ بیٹھتا ہوں تو بس کمر پکڑ کر لیٹ جاتا ہوں۔ تحریر کا کام نہیں ہوسکتا۔ اگر صحت اچھی رہی تو امید ہے کہ جاڑہ گذرنے پر کام کی ہمت آجائیگی۔ ورنہ خیر مرحوم کی خوبیاں بیان کرنے سے ظاہر نہیں ہوں گی وہ نور ونک کی مانند اپنی زندگی بسر کر گئے ہیں وہ تا ابد چمکینگے۔ ہمارے بیان پر کیا موقوف ہے۔

جسے خوبی خدا بخشے کہو محتاج کس شے کا
بآب ورنگ و خال وخط چہ حاجت روئے زیبا را

واعظ

طالب پیارا

اب تو لنگوٹیے یار چل دیے۔ طالب عجیب زندہ دل تھا۔ طالب میں بڑی خوبیاں تھیں۔ میں تو اس کی بابت نور افشاں میں لکھنا چاہتا تھا۔ مگر مسٹر جے آر رائے نے سب سے پہلے لکھ کر لیا دل کو دکھا دیا کہ نور افشاں ہی سے دل ہٹ گیا۔ نہ معلوم کس طرح نور افشاں نے مسٹر رائے کا مضمون درج کر دیا۔ طالب کوئی گمنام تو نہ تھا۔ لودیانہ تمام اس سے واقف تھا۔ ڈاکٹر ڈیری سے وہ بھولا نہ تھا۔ ممکن ہے کہ اسسٹنٹ ایڈیٹر نا واقف ہوں مگر او تو لودیانہ میں جی جی ہو کر جاتا ہے۔ ایسی فضول اور خیالی باتیں لکھ ماریں کہ اس کے عزیزوں کو کمال رنج پہونچا۔ خیر جو ہو گیا سو ہو گیا امید ہے کہ مسٹر رائے کو جب معلوم ہوگا کہ اُن کے مضمون سے مرحوم کے عزیزوں کو رنج پہنچا ہے تو ضرور اس کی تلافی کرینگے۔

راقم۔ طالب کا یار

پادری نثار علی مرحوم

پادری وزیر چند صاحب نے پادری صاحب مرحوم کی بابت کچھ لکھا ہے۔ افسوس ہے کہ اُن کے خاص عزیزوں میں سے کسی نے قلم نہ اٹھایا مجھے یقین تھا کہ اُن کے ہم لعت پادری ایچ ڈی سالکاف صاحب ضرور کچھ لکھیں گے۔ شاید قلم کو ہاتھ لگانا کسر شان سمجھتے ہیں۔ ایک دو باتیں میں بھی مرحوم کی نسبت لکھنا چاہتا ہوں۔

پادری نثار علی کی زندگی مسیحیت کی زندہ قدرت کا زندہ ثبوت تھا۔ ایسی مثال دوسرے مذاہب میں نہ ادوہ

سیالکوٹ کے آرفن سکول میں آپ نے تعلیم پائی۔ اور یسوع مسیح نے آپ اس کی زندگی پر ایسی تاثیر کی کہ حقیقی علم سے اس کو منور کر دیا۔ کلام کے سمجھنے میں اس کا دماغ خوب تیز تھا۔ اس کو خدا نے ایک خاص قدرت بخشی تھی۔ جو اکثر استادوں میں نہیں۔ کمزوری میں طاقت سمجھنے۔ نثار علی بغیر لکھے کے گرجا میں وعظ نہیں کر سکتا تھا۔ اس کی عادت تھی کہ جس آیت پر وعظ کرنا ہے اس وعظ کو لفظ بلفظ لکھیگا جب بالکل تیار ہو جاوے تو اس کا اس طرح حفظ یاد کرتا تھا گر سارا وعظ زبانی سُناتا تھا۔ اور لفظ بلفظ جس کو اس کا بھید معلوم نہ ہوتا وہ جان ہی نہیں سکتا تھا کہ لکھا ہوا وعظ سُنا رہا ہے بلکہ لکھا ہوا وعظ کبھی سامنے نہیں رکھتا تھا۔ اس بات میں غضب کا دماغ تھا۔

نثار علی کسی قسم کی عادت کا مغلوب نہ تھا۔ حقہ پیتا تھا۔ مگر کبھی کبھی ہنسی میں کہا کرتا تھا کہ اس مہینہ میں نے اٹھارہ پیسہ کا تمباکو منگوایا تھا۔

مسیحی زندگی کی مثال بہت کم (اگر مبالغہ نہ ہو تو میں کہونگا کہ نثار علی کے سوائے اور نہیں دیکھنے میں آئی) دیکھی جاتی ہے۔ وہ اپنے نفع کے واسطے کبھی کسی کا نقصان نہ کرتا تھا۔ بلکہ خود نقصان اُٹھانا منظور کرتا تھا۔ ۲-۳ مثالیں قابل ذکر ہیں۔ جب مرحوم مرالی میں تھا تو اس کے پاس گھر میں بہت سے بیری کے درخت تھے جو ہر سال بیچے جاتے تھے قاعدہ ہے کہ اکتوبر میں بیر کے درخت بک جاتے ہیں اور قیمت لی جاتی ہے۔ مرحوم بھی اکتوبر میں درخت بیچ دیتا تھا۔ مگر نہ تو قیمت لیتا۔ بلکہ قیمت مقرر بھی نہ کرتا تھا وہ کہتا تھا کہ دسمبر جنوری کی برسات کے بعد قیمت مقرر کیجاوے گی۔ اس وقت کے پھل کے مطابق کیونکہ اس وقت پھل بہت جھڑ جاتا ہے۔ اور خریدار

کو نقصان پہونچتا ہے نہ یہ ہے مسیحی طبیعت۔

مجھے یاد ہے کہ مرالی میں اُن کے پاس ایک عمدہ بھینس تھی۔ جو ایک زمیندار نے خریدی غالباً ۹۵ روپیہ کو۔ وعدہ کیا کہ کل روپیہ دیے جاوینگے۔ بھینس لیکر وہ گھر چلا گیا۔ خدا کی مرضی بھینس زمیندار کے گھر میں رات کو مرگئی صبح کو زمیندار روپیہ لے کر آیا۔ اور مرحوم سے کہا کہ یہ روپیہ آپ کے ہیں۔ بھینس تو رات کو مرگئی۔ مگر وہ ہماری مرگئی۔ آپ نے تو ہمیں زندہ دی تھی۔ پادری صاحب افسوس کرنے لگے اور کہا کہ میں روپیہ نہیں لونگا۔ صرف بھینس کا چمڑہ مجھے دے دو۔ کیونکہ صاحب یہ مسیحی زندگی کا ثبوت ہے یا نہیں۔ ابھی اور بھی مثالیں میرے سننے میں آئیں۔ مگر یہ وہ مثالیں میری چشم دید ہیں ٭

پادری صاحب مرحوم اچھے مہمان نواز تھے۔ یہ اُس وقت کا ذکر جب اُن کی پہلی اہلیہ جو پادری گنڈا مل صاحب کی ہمشیرہ تھیں زندہ تھیں۔ اُس وقت کے بعد سے مجھے اُن سے ملنے کا کم واسطہ پڑا ہے۔ اُن کی موجودہ بقیہ بیوی کے وقت اُن کے گھر جانے کا اتفاق نہیں ہوا صاحب مرحوم سچے اور حقیقی مسیحی زندگی کا نمونہ تھے۔ اپنی خدمت کے کام میں ہمیشہ سرگرم تھے۔ اور وفادار اور نمک حلال۔ دیہات کے کام کے اچھے قابل تھے۔ اُن کی مسیحی زندگی نہایت موثر تھی۔

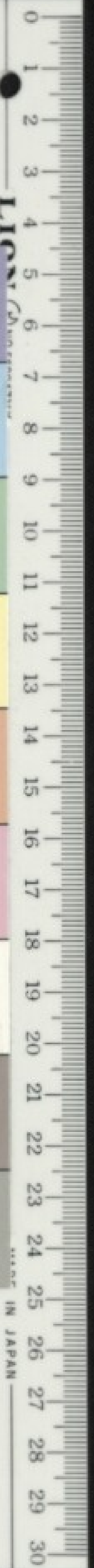
واعظ

پادری طالب الدین مرحوم

بقیہ

ابن مریم کی ثنا و حمد گانا چاہیے
یہ مبارک نام دنیا کو سنایا چاہیے
نام عیسےٰ ہے غذائے روح و جسم ناتواں
ایسا کھانا گر ملے تو خوب کھایا چاہیے۔





دافع امراض ہے اور باعث صحت ہے وہ
سب مریضوں کو یہی مژدہ سنانا چاہیے
بچے کو شیطان آسیب وسایہ سے ہمیں
حرز روح وجاں اسے اپنا بنانا چاہیے
دیتا طاقت روح کو ہے دور کرتا ہول دل
اسم اعظم ہے یہی سب کو بتایا چاہیے
تشنگان فضل کو دی بحر رحمت نے ندا
مجھ سے آکر آب حیواں مفت پایا چاہیے

اِن کے سوا آپ نے اور کئی غزلیں لکھی تھیں جو ہم کو اس وقت دستیاب نہیں ہوئیں۔ اُن سے آپ کی شاعرانہ طبیعت پر اور آپ کی شاعرانہ بلند خیالیوں پر کافی روشنی پڑتی ہے۔

مگر ساتھ ہی ہم کو سخت افسوس کرنا پڑتا ہے کہ مسٹر طالب الدین نے کسی نہ کسی وجہ سے اس طبیعت کو ابھرنے نہ دیا۔ شاعرانہ قابلیت مخالف اسباب کے طوفانوں سے ایسے گردابوں میں غرق ہوئی کہ آپ کے معاصرین میں سے بہت تھوڑے اصحاب آپ کو شاعر خیال کرتے ہونگے۔ (غلام مسیح)

رسید نامہ

ڈاکٹر الیف۔ ڈی۔ ٹامس ے
بابو کستور چند ے
پادری جے اے مکانلی ے
ڈاکٹر ڈی۔ این پی۔ دتا ے
مس ایچ۔ مکانک ے
مسٹر جے ڈانیل ے
مس ایم۔ آر۔ گرشیفیلڈ ے
مسٹر جی فریکلن ے
پادری جاتی رام ع
پادری جیمس شیپہلڈ ے

مسٹر ای فرمن ے
پرنسپل ٹی۔ ایس سکول ے
مسٹر معراج ے
مسٹر سید شاہ ے
مسٹر رتی رام ے
ڈاکٹر موجی رام ے
پادری محمد حسن ے
پادری احمد شاہ ے
ماسٹر نواب مسیح ے
مشنری انچارج ے
مسٹر ڈبلیو۔ ایس ڈمپ ے
مسٹر ای۔ جے ہوٹ الیکواٹر ے
پادری جان ایس۔ سی بنرجی ے
پادری یوسف ے
مسٹر ایل۔ اے جوزف ے
پادری جیون لعل ے
پادری جیسری سنگھ ے
گڈ سماریٹن ے
سکریٹری لنڈن مشن ے
مس۔ ایم سٹیفن ے
ریڈنگ روم ے
پادری این۔ ایم واعظ ے
لبریرین ہسپتال ے
ڈاکٹر جے۔ بی لعل ے
پادری جان لسٹیل ے
پادری جے۔ ایم لغزرس ے
" رام سنگھ ے
مسٹر ایس ڈیوڈ ے
مسٹر فضل الدین ے
دی گرلس سکول ے

سیٹھی رانی ہرنام سنگھ ے
پادری جے۔ ایچ۔ کالون ے
مسٹر جے نوبل ے
ڈاکٹر ناصر اللہ ے
پادری۔ ایچ سی۔ چیمبر ے
مسٹر پی۔ سی چٹرجی ے
مسٹر آر۔ حاکم رائے ے
ہیڈ ماسٹر اے۔ پی مشن ے
پادری سی بورپ اشتہار عہ ۸
" ڈی ہوورڈ ے
پاسٹر انچارج ے
مسٹر سالومن ے
پادری جے۔ ایچ۔ ایلین ے
" پی رسل ے
مسٹر پی۔ جان ے
مس ڈی۔ بی۔ وٹیلے ے
مسٹر بی۔ ڈبلیو میکلین ے
پادری جے قلندر ے
ڈاکٹر خیرالدین ے
پادری۔ ایچ۔ اے ہیسلم ے
ڈاکٹر وائی۔ اے۔ اسرائیل ے
مشنری ریڈنگ روم ے
کرسچن ٹریننگ سکول ے

بہت جلد ضرورت ہے

اگر کسی صاحب کو ایک ہمارے لائق مسیحی نوجوان کی جو ابھی بصرہ سے واپس آیا ہے اور جس نے درس۔ لوکل۔ پریچر۔ بک سیلر۔ کمپونڈر۔ ڈرل ماسٹر۔ کرکٹ منیجر۔ بورڈنگ ماسٹر۔ منشی۔ ایجنٹ۔ کلرک۔ ریلوے گارڈ اور ہیڈ ماسٹر (ہیڈ ماسٹر اپر پرائمری سکول) کی خدمات کی ہوئی ہیں۔ خدمت کروانی منظور ہو تو اس ہرفن مولا۔ راگی۔ دینی شاعر کی بابت جو نیز جونیئر ٹرینڈ ورنیکیولر ٹیچر۔ لوکل پریچر۔ ڈریسر ہے۔ مسٹر ایل۔ سی۔ یارل۔ جینٹسز۔ دیوان رتن چند گارڈن لاہور سے خط و کتابت کریں +

۱۲؍

دمہ کا شرطیہ علاج

بہت لوگ کہتے ہیں کہ دمہ دم کے ساتھ جاتا ہے پر آپ ذرا شک نہ کریں۔ دمہ کا شرطیہ علاج میرے پاس ہے۔ جس وقت دورہ اہوا ہو اور دم گھٹ کر جان نکل جانے کی دیر ہو تو اس دوا کی دو خوراک کھائیے اور خدا کا شکر کیجئے قیمت فی ڈبیہ صرف عہ؍

خوش ذائقہ گولیاں

جو عمدہ چورن کا کام دیتی ہیں قبض دائمی کو دور کرتی ہیں۔ ہاضم طعام اور مخارج ریح ہیں۔ قیمت ایک ڈبیہ ۱۰۰ گولیوں کی ۸؍

مرہم واسطے بواسیر

صرف ایک ہفتہ کے استعمال سے مسسے سوکھ کر گر جاتے ہیں اور پھر کبھی نہیں ہوتی قیمت ہے؍

المشتہر:- ڈاکٹر ای۔ این۔ اوبیڈیایہ ڈاکخانہ لکھن پور۔ سرگجہ۔ سی۔ پی۔

خط و کتابت کے وقت حیٹ نمبر کا حوالہ دیجئے۔

کرسچن بوائز بورڈنگ سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام

حرفتی کارخانہ بیلیر ڈنگ عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصہ دراز سے جاری ہے۔ مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے یکم اپریل ۱۹۱۲ء سے عرصہ لڑکوں کی تین جماعتیں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی زیر نگرانی کر دی ہیں اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے شرح خرچ خوراک ماہواری فی طالب علم للعہ فیس جماعت ماہواری فی طالب علم ۳/۴ نگرانی خرچ متفرقات قیمت کتب و سٹیشنری علاوہ ہائی کے طالب علم بغرض حصول تعلیم مشن سکولوں میں حاضر ہوتے ہیں سکول ہذا میں ترکھان کا فرنیچر مثلاً میز کرسی وغیرہ مناسب قیمت پر تیار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں جن رنگتار کرنول کیرم بھی تیار ہو سکتے ہیں گرنول فی عہ سے صہ جن رنگتار عہ سے الہ۔ مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں ❁

بیرنگ ہائی سکول ضلع گورداسپور۔

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے جاری ہے۔ اور تقریباً ایک میل شہر سے باہر ایک پرفضا و صحت افزا مقام پر واقع ہے اس کے متعلق وسیع اور ہوادار بورڈنگ ہوس۔ خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان لڑکوں کے غسل کے لئے خوش وضع حوض عبادت کے لئے گرجا گھر اور جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں۔ مزید براں سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلےٰ تعلیم یافتہ ہیں سکول ہذا میں چند مسیحی لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے۔ لہٰذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا و تپہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں

المشتہر:- پرنسپل بیرنگ ہائی سکول۔ بٹالہ۔ ضلع گورداسپور

باغ عدل

ایڈیٹر مسز محمد اسمٰعیل صاحب

چندہ سالانہ ۱۰ر اگر ۲ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں تو عہ ہوگا فی کاپی ۲ر المشتہر ای۔ ایم ویری ڈی ڈی منیجر لودیانہ۔

کرسچن بک ڈپو لودیانہ

یہاں ہر قسم کی مسیحی علم و ادب کی کتابیں فروخت ہوتی ہیں جو اردو اور پنجابی زبانوں میں امریکن ٹرکٹ سوسائٹی پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی اینڈ فارن سوسائٹی کی طرف سے شایع ہوتی ہے۔ فہرست کتب کیلئے درخواست بحضور منیجر پادری ای ایم ویری صاحب لودیانہ پنجاب

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو زبان انگریزی اور رومن اردو الہ آباد سے شایع ہوتا ہے۔ اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن انڈیا کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شایع ہوتے ہیں چندہ سالانہ حسب تنخواہ خریداران ۱۲ر سے لیکر عاعہ نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتح پور جسوا ی پی سے طلب کر سکتے ہیں۔

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک عا
ہندوستان و پنجاب سے معہ ؍ ے
غیر ممالک سے ۱۳ر
قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جاوے گی۔

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	سہ ماہی	ششماہی	سالانہ
کالم کا ⅛ حصہ	۸؍	ے	لعہ
چوتھائی کالم	ے	لعہ	عہ
نصف کالم	لعہ	عہ	صہ
پورا کالم	عہ	صہ	ہ
پورا صفحہ	صہ	صعہ	۱صہ

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۳ر ایک روپیہ سے کم اشتہار کے لئے نہ لیا جاویگا۔

نوٹ:۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار رہیں۔

پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نور افشاں کے۔ لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام ... برادرز چھپا